# چند لمحے
# کلامِ نبویؐ کی صحبت میں

جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی، آپؐ کو دیکھا، آپؐ کے ارشادات کو سنا، اور آپؐ کا کلام اس سے مس کر گیا، اس پارس پتھر نے اس کے دل کی مشتِ خاک کو سونے کا ہمالیہ بنا دیا۔ آپؐ کی صحبت کے برابر کوئی درجہ نہیں، لیکن آپؐ کی براہِ راست صحبت کی سعادت تو اب کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی ---- اور اس کی تمنا مناسب بھی نہیں، کہ آپؐ کے دیکھنے والوں میں وہ بھی تھے جنھوں نے آپؐ کا انکار کیا اور جہنم کے مستحق ہوئے ---- لیکن آپؐ کے کلام کی صحبت میں اپنی زندگی کے لمحات بسر کر لینا آج بھی ممکن ہے، اور ایک عظیم سعادت ہے۔ حضورؐ کی مجلسوں میں تشریح و تعبیر کی ضرورت نہیں ہوا کرتی تھی۔ موعظہ حسنہ صاف اور سیدھا سادا ہوتا، اور دلوں میں اتر جاتا۔ کبھی کبھی ہم، ان صفحات میں، آپ کو براہِ راست کلامِ نبویؐ کی صحبت میں لے جایا کریں گے۔ (خ-م)

○

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں:

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے فرمایا: ابھی تمھارے پاس ایک ایسا آدمی آئے گا جو اہلِ جنت میں سے ہے۔ تھوڑی دیر میں ایک انصاری صحابی داخل ہوئے۔ ان کی داڑھی سے وضو کے قطرے ٹپک رہے تھے، اور وہ اپنے بائیں ہاتھ میں جوتے پکڑے ہوئے تھے۔ اگلے دن بھی نبیؐ نے یہی بات دہرائی، اور پہلے دن کی طرح وہی صاحب آئے۔ تیسرا دن آیا تو آپؐ نے پھر یہی ارشاد فرمایا، اور پھر وہی صاحب پہلے کی طرح آئے۔

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے، تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ ان صاحب کے پیچھے پیچھے گئے اور ان سے کہا: میری اپنے باپ سے لڑائی ہو گئی ہے، اور میں نے طے کیا ہے کہ تین دن ان کے

پاس نہیں جاؤں گا۔ کیا آپ کے پاس رہ سکتا ہوں؟ انھوں نے کہا: ضرور۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بتاتے تھے کہ وہ ان صاحب کے ساتھ تین رات رہے۔ انھوں نے نہیں دیکھا کہ وہ قیامِ لیل کے لیے اٹھتے ہوں' سوائے اس کے کہ جب آنکھ کھلتی تو بستر پر لیٹے لیٹے اللہ کو یاد کر لیتے اور تکبیر پڑھتے' یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہو جاتا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مزید کہا: ہاں' اور سوائے اس کے کہ میں نے ان کو صرف بھلی بات بولتے سنا۔ جب تین راتیں گزر گئیں' اور مجھے ان کا عمل کچھ بھی نہ لگا' تو میں نے ان سے کہا: اے اللہ کے بندے' میری اپنے باپ سے نہ ناراضگی ہوئی تھی اور نہ ترکِ تعلق۔ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ آپ کے بارے میں یہ کہتے سنا کہ "ابھی تمھارے پاس ایک ایسا آدمی آئے گا جو اہلِ جنت میں سے ہے"۔ تینوں بار آپ ہی آئے۔ میں نے سوچا کہ میں کچھ وقت آپ کے پاس رہوں اور دیکھوں کہ آپ کیا خاص عمل کرتے ہیں۔ اسی لیے میں آپ کے پیچھے پیچھے آیا۔ لیکن میں نے آپ کو کوئی بڑا عمل کرتے نہیں دیکھا۔ اب آپ بتایئے' وہ کیا چیز ہے جس نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا جو رسول اللہؐ نے بیان فرمایا؟ انھوں نے کہا: جو کچھ تم نے دیکھا' اس کے علاوہ تو کچھ بھی نہیں کرتا۔

میں (اجازت لے کر) چلنے لگا' تو انھوں نے مجھے پکارا' اور کہا: جو تم نے دیکھا' اس کے علاوہ تو کچھ نہیں --- مگر ہاں' میں کسی بھی مسلمان کے لیے اپنے دل میں کوئی برائی اور میل نہیں رکھتا' نہ میں کسی سے' اس پر جو اسے اللہ نے دیا ہے' حسد کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: بس یہی وہ کمال ہے جو آپ کو حاصل ہے۔ (احمد)

ہر مسلمان بھائی کی طرف سے سینہ صاف رکھنا' کوئی عداوت' کوئی کدورت' یا برائی دل میں نہ رکھنا' اور اس سے حسد نہ کرنا --- یہ اتنا اونچا عمل ہے کہ تین مرتبہ حضورؐ سے جنت کی بشارت پائی۔

○

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے' کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکرؓ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ حضورؐ اس کے برا بھلا کہنے کو سنتے' تعجب کرتے' اور مسکراتے رہے۔ جب وہ شخص (باز نہ آیا) اور کہتا ہی چلا گیا' تو حضرت ابوبکرؓ نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا۔ اس پر نبیؐ کے (چہرے کے) اوپر ناراضگی ظاہر ہوئی' اور آپؐ وہاں سے اٹھ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کے پیچھے پیچھے گئے اور عرض کیا: یارسول اللہؐ' وہ شخص مجھے بُرا بھلا کہہ رہا تھا' اور آپؐ تشریف فرما رہے۔

جب میں نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا' تو آپؐ ناراض ہو گئے اور اٹھ گئے؟

حضورؐ نے فرمایا: (ابوبکرؓ) تمھارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اس کو جواب دے رہا تھا۔ جب تم نے خود اس کو جواب دینا شروع کر دیا' تو شیطان بیچ میں کود پڑا۔

حضورؐ نے یہ بھی فرمایا: جس بندہ پر ظلم کیا جائے' اور وہ صرف اللہ کی رضا کی خاطر خاموش رہے' اللہ اس کی زبردست مدد کرتا ہے (احمد' ابوداؤد' مشکوٰۃ)۔

لوگ برا بھلا منہ پر بھی کہتے ہیں' پیٹھ پیچھے بھی۔ اور آج کل تو لکھتے بھی ہیں' اور سینکڑوں ہزاروں تک پہنچا دیتے ہیں' فوٹوکاپی کر کے یا اخبار رسالوں میں چھپوا کر۔ اللہ کی رضا کی خاطر صبر اور خاموشی اختیار کرنا ہی بہتر روش ہے' کہ فرشتوں کے ذریعہ نصرت کا مستحق بناتی ہے۔ آدمی جواب دینے پر اتر آئے تو کہیں نہ کہیں کوئی شیطانی بات سرزد ہونے کا غالب امکان ہے۔

○

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی جنگل میں کھڑا تھا۔ اس نے اوپر بادل میں سے ایک آواز سنی جا' اور فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر۔ (اس نے دیکھا کہ) وہ بادل ایک جانب بڑھا' اور ایک پتھریلی زمین پر پانی برسایا۔ وہ پانی چھوٹی چھوٹی نالیوں میں بہنے لگا' اور پھر سب ایک نالے میں جمع ہو گیا۔

وہ آدمی یہ معلوم کرنے کے لیے کہ یہ پانی کہاں جاتا ہے نالے کے ساتھ ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ اس نے ایک شخص کو دیکھا' جو اس پانی کو اپنے باغ میں بیلچے سے اِدھر اُدھر پھیلا رہا تھا۔

اس آدمی نے (باغ والے سے) پوچھا: اے بندۂ خدا' تیرا نام کیا ہے؟

باغ والے نے کہا: میرا نام فلاں ہے (یعنی وہی نام بتایا' جو اس نے بادل میں سے سنا تھا)۔

پھر اس نے سوال کیا: اے خدا کے بندے' تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟

اس آدمی نے جواب دیا: میں نے بادل میں سے' جس کا یہ پانی ہے' آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر' (یعنی تیرا نام لیا)۔ تو اپنے باغ میں ایسا کون سا نیکی کا کام کرتا ہے؟ (کہ بادل کو تیرا نام لے کر حکم ہوا کہ تیرے لیے پانی برسائے)۔

باغ والے نے کہا: تو نے یہ بات بتائی ہے تو میں بھی بتاتا ہوں۔ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے' میں اس کا ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں' ایک تہائی اپنے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہوں' اور ایک تہائی اسی باغ میں (اس کی ترقی کے لیے) لگا دیتا ہوں (مسلم)۔

اللہ تعالیٰ کو یہ محبوب ہے کہ آدمی راہِ خدا میں خرچ کرے' اور اتنا ہی کرے جتنا دنیا کے لیے کرتا ہے۔

اسی طرح اسے یہ بھی محبوب ہے کہ اپنے اوپر بھی خرچ کرے' اور اپنے ذریعہ معاش میں ترقی کے لیے سرمایہ کاری بھی کرے۔ پھر آسمان سے بھی برکتوں کی بارش ہوتی ہے' جس سے پیداوار پھلتی پھولتی ہے۔

○

حضرت ابوہریرہؓ (مزید) بیان کرتے ہیں' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی نے سوچا کہ میں آج ضرور کچھ خیرات کروں گا۔ چنانچہ وہ رات کو صدقہ دینے کے لیے مال لے کر نکلا' مگر (اندھیرے کی وجہ سے) ایک چور کے ہاتھ میں دے آیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا' کہ آج رات ایک چور کو خیرات دی گئی۔

اس آدمی نے (یہ سنا تو) کہا: اے میرے اللہ' حمد تیرے ہی لیے ہے' کہ صدقہ ایک چور کو مل گیا! اب آج رات میں پھر خیرات کروں گا۔

چنانچہ وہ پھر صدقہ دینے کے لیے نکلا' مگر اب کے ایک بدکار عورت کے ہاتھ پر رکھ آیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں پھر چرچا ہوا' کہ آج رات ایک بدکار عورت کو خیرات دی گئی۔ اس آدمی نے (یہ سنا تو) کہا: اے میرے اللہ' حمد تیرے ہی لیے ہے کہ صدقہ ایک بدکار عورت کو مل گیا! اب آج رات میں پھر خیرات کروں گا۔

(تیسری رات) وہ پھر نکلا' مگر اب کے صدقہ ایک دولت مند شخص کو دے آیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں میں پھر چرچا ہوا' کہ آج رات ایک دولت مند شخص کو خیرات دی گئی۔ اس آدمی نے (یہ سنا) تو کہا: اے میرے اللہ' ساری حمد تیرے ہی لیے ہے کہ صدقہ کبھی ایک چور کو' کبھی ایک بدکار عورت کو' اور کبھی ایک دولت مند کو مل گیا!

اسے خواب میں بتایا گیا: تیرے سارے صدقات قبول ہو گئے۔ ممکن ہے کہ جو صدقہ تو نے چور کو دے دیا وہ اسے چوری سے باز رکھے' جو تو نے ایک بدکار عورت کو دے دیا' وہ اسے بدکاری سے باز رکھے' اور جو تو نے دولت مند کو دے دیا' اس سے وہ عبرت پکڑے' اور جو کچھ اللہ نے اسے دیا ہے' اس میں سے خرچ کرے (بخاری' مسلم)۔

مال دینا' مٹھی بھر بھر کے دینا' صرف اللہ کی رضا پر نظر رکھتے ہوئے دینا' اور اپنی دانست میں غلط جگہ بھی چلا جائے تو دیتے رہنا --- یہی اللہ کو محبوب ہے۔ نہ یہ کہ تحقیق کرنے پر تلے رہنا' اور غلط آدمی کو چلا جائے تو کف افسوس ملنا' یا کسی ایسے دینی کام میں دینا جو اپنی مرضی کے مطابق نہ ہو' یا اس کے نتائج اپنی پسند کے مطابق نہ نکلیں' تو کہنا کہ میرے پیسے ضائع ہو گئے۔

---